سورة النساء

آیات ۳۵ - ۴۲

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى
الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿٣٦﴾ ۨ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا
﴿٣٧﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ
اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ؕ ﴿٤١﴾

سورہ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست -
خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ
ریاست کا استحکام - داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی
منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
اسلامی اجتماعیت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام
امت مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق وراثت، یتامیٰ، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب
ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض
حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ رسالت، نفاق اور جہاد کے مباحث
منافقین کی متضاد …، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب
اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی غلط فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲
اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب
یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے)، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ
قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ - اور اگر تمہیں خوف ہو

شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا - مخالفت کا دونوں کے درمیان

شقاق - ناچاقی (جو باہم سلجھائی نہ جا سکے)، اختلاف، ضد، مخالفت، دشمنی

فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا - تو مقرر کردو ایک منصف

حَکم - مُنصف، خصوصی فیصلہ کرنیوالا

مِّنۡ اَهۡلِهٖ - اس (مرد) کے گھر والوں سے

وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا - اور ایک منصف اس (عورت) کے گھر والوں سے

اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا - اگر دونوں چاہیں گے صلح کرانا

(و ف ق)

وَفَّقَ يُوَفِّقُ ، تَوْفِيقًا (II)
ہم آہنگ (مطابق) کرنا

يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا - تو مطابقت پیدا کرے گا اللہ کے درمیان

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا - بیشک اللہ بڑا جاننے والا بہت باخبر ہے

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ
يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿۳۵﴾

اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو
ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں
میں سے مقرر کرو، وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان
موافقت کی صورت نکال دے گا، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے

And if ye fear a breach between them twain (the man and wife), appoint an arbiter from his folk and an arbiter from her folk. If they desire amendment Allah will make them of one mind. Lo! Allah is ever Knower, Aware.

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ

اصلاح احوال کی ایک اور تدبیر - مصالحت اور ثالثی

- سابقہ آیت کریمہ میں عورت کے نشوز پر قابو پانے کے لیے مرحلہ وار تین اقدام تجویز کیے گئے تھے
- اگر ان میں کوئی بھی تدبیر نتیجہ خیز نہ ہو تو پھر ظاہر ہے اختلاف کی خلیج بہت وسیع ہے، لیکن اس حد پر پہنچ جانے کے بعد بھی شریعت نے مرد کو یہ اجازت نہیں دی کہ وہ بیوی کو طلاق دے کر اس سے پیچھا چھڑا لے
- اسلام، میاں بیوی کے رشتے کو معاشرے کے استحکام کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ اس وجہ سے اس کے ٹوٹنے کو صرف اسی صورت میں گوارا کرتا ہے جب اصلاح کی تمام ممکن تدبیریں اختیار کر چکنے کے بعد یہ بالکل یقینی ہو جائے کہ ان کا جڑا رہنا ناممکن یا مزید فساد کا باعث ہے۔
- یہاں اصلاح احوال کے لیے ایک دوسری تدبیر اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی جا رہی ہے
- یہ ہدایت میاں بیوی کے قبیلہ، برادری، ان کے رشتہ داروں اور خیر خواہوں کو دی گئی ہے کہ وہ آگے آئیں اور اپنے اثر اور رسوخ کو استعمال کر کے اس بگاڑ کی اصلاح کی کوشش کریں
- اس کی عملی شکل۔ ایک ثالث میاں کے رشتہ داروں میں سے دوسرا بیوی کے خاندان میں سے لیا جائے اور یہ دونوں مل کر اصلاح کی کوشش کریں
- اگر یہ دونوں اپنی ضد چھوڑ کر اصلاح احوال کے طالب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سازگاری پیدا کر دے گا

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ

اصلاح احوال کی ایک اور تدبیر - مصالحت اور ثالثی

- سابقہ

وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی

وَ اعۡبُدُوا اللّٰہَ -اور تم بندگی کرو اللہ کی

وَ لَا تُشۡرِکُوۡا - اور نہ شریک کرو

بِہٖ شَیۡئًا -اس کے ساتھ کچھ بھی

وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا - اور والدین سے اچھا سلوک کرو

وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰی - اور قریب داروں سے

ذی القربا - قریب والے (رشتہ دار)

وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ - اور یتیموں سے اور مسکینوں سے

وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی - اور رشتہ دار پڑوسی سے

جَار - ہمسایہ، پڑوسی

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ- (البخاري)

اے اللہ میں رہنے کی جگہ پر برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَاۙ ﴿۳۶﴾

وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ - اور دور والے پڑوسی سے

جَنب - دور، اجنبی

وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ - اور پہلو کے ساتھ رہنے والے سے

وَابۡنِ السَّبِيۡلِ - اور مسافروں سے

اِبۡنِ السَّبِيۡل: - راستے کا بیٹا (مسافر)

وَمَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ - اور جس کے مالک ہوئے تمہارے داہنے ہاتھ

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ - نہیں پسند کرتا

اِخۡتَالَ يَخۡتَالُ ، اِخۡتِيَالاً - اکڑنے والا (VIII)

مَنۡ كَانَ - اس کو جو ہو

خَيۡل - ناز سے چلنے والا، اترانے والا،

مُخۡتَال اپنی بڑائی کے خیال میں رہنے والا

مُخۡتَالًا - تکبر کرنے والا (خ ي ل)

اسی سے تخیل، الخیل (گھوڑا)، خیل (رسالہ)

فَخُوۡرَا - بہت فخر کرنے والا

فَخُور - بہت گھمنڈ کرنے والا - مبالغے کا صیغہ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ
الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿٣٦﴾

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے
ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن
سلوک سے پیش آؤ، اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی
اور مسافر سے، اور اُن لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا
معاملہ رکھو، یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں
مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے

Serve Allah, and join not any partners with Him; and do good- to parents, kinsfolk, orphans, those in need, neighbours who are near, neighbours who are strangers, the companion by your side, the wayfarer (ye meet), and what your right hands possess: For Allah loves not the arrogant, the vainglorious.

وَ اعْبُدُوا اللہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی

حقوق اللہ اور حقوق العباد

- معاشرتی احکام و ہدایات کے سلسلے کا آغاز اس سورت کی ابتدا سے ہوا تھا۔ ان احکامات کا آغاز بھی اللہ سے ڈرتے رہنے سے کیا گیا تھا اور اب اس سلسلے کا اختتام بھی اللہ کی عبادت کرتے رہنے کی ہدایت پر
- اس سلسلے کی سب سے اہم بات شروع ہی میں بتا دی گئی کہ اس کے ٹھیک نہ ہونے سے زندگی میں کچھ بھی ٹھیک نہ ہوگا اور وہ ہے اللہ کی بندگی اور بندگی کا سب سے بڑا تقاضا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے (وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا - اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو)
- اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۴/۴۸
بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا اور جو اللہ کا شریک بنائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ گھڑا
- اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بعد لوگوں کے حقوق کا ذکر فرمایا اس لیے کہ حقوق العباد کی اسلام میں بہت تاکید اور اہمیت ہے لیکن مجرد لوگوں کا حق بتا دینے سے اس کی ادائیگی کی کوئی ضمانت نہیں تاوقتیکہ اللہ کے حقوق کو تسلیم نہ کیا جائے۔ لوگوں کے حقوق کا اللہ کے حقوق کے ساتھ ذکر سے اسکی اہمیت کا اظہار
- اس سے پہلے بنی اسرائیل سے ایک عہد کا ذکر بھی (۲/۸۳) جس میں کم و بیش انہی اجزا کا ذکر جو اس آیت میں یہاں کیا گیا وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ (٣٦)

- اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور اپنے حق کے متصل سب سے پہلے والدین کے حقوق کو بیان فرمایا قرآن حکیم میں چار مقامات پر اللہ کے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کا تذکرہ ہے (والدین کے حقوق کی اہمیت)
- والدین کے تین حقوق کا ذکر (۱) حسن سلوک، (۲) اطاعت، (۳) دعا
- **حسن سلوک**: والدین کے ساتھ حسن سلوک میں بہت سے چیزیں شامل ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں، ان کا ادب واحترام، ان کی خدمت، ان کے سامنے پست آواز، ان کے ساتھ نرم کلامی، ان کی ضروریات کے موافق ان کی جسمانی خدمت گزاری، ان کی ضروریات کا خیال، ان سے بے ادبی، تند خوئی سے احتراز، ان کے عزیز واقارب کی عزت وتکریم کرنا،
- **اطاعت**: ہر حال میں اپنے ماں باپ کی اطاعت کرنا اور ہر جائز حکم کو بجالانا۔ ان کی مالی ضروریات کو پورا کرنا اور ہر جائز خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرنا، حتیٰ کہ اگر والدین غیر مسلم بھی ہوں تب بھی....
- **دعا**: اولاد پر ماں باپ کا تیسرا حق دعا کرنا ہے۔ اس کا تعلق والدین کی زندگی سے بھی ہے اور والدین کی زندگی کے بعد سے بھی۔ جب تک والدین زندہ رہیں تو آدمی حتی المقدور ماں باپ کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کرتا رہے۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا - (اے میرے پروردگار! تو ان پر رحمت فرما جس طرح انھوں نے بچپن میں مجھے پالا)، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا (اے اللہ! میرے والدین کو بخش دے اور ان پر رحمت فرما)

وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ ﴿۳۶﴾

- والدین کے حقوق کے بعد قرابت مندوں کے حقوق کا ذکر۔ جو در حقیقت والدین کے تعلق اور حقوق سے پھوٹنے والی شاخیں ہیں اگر والدین کے احترام اور خاندان کی حیثیت میں دراڑیں پڑنے لگتی ہیں تو خاندان کا ارتقا اگرچہ جاری رہتا ہے لیکن یہ خاندان کے لیے تقویت کا باعث بننے کی بجائے مفاسد کی صورت اختیار کر جاتا ہے اور خاندان کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے گرہ کو مضبوطی سے باندھا گیا ہے
- اسی قرابت کے تعلق کی قدر کرنے کو اور قرابت کا حق ادا کرنے کو " وصل رحم یا صلہ رحمی " کہا گیا ہے
- یتیموں اور مسکینوں کے حقوق : معاشرتی حقوق کی جو ترتیب رکھی گئی ہے اس میں اہل قرابت کے بعد یتیموں اور مسکینوں کا ذکر۔ یتیم اور حاجتمند لوگ اہل قرابت میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور عام مسلمانوں میں سے بھی
- اسلام نے مختلف اسالیب سے یتامیٰ و مساکین کے حقوق کے تحفظ اور ان کے مقام کے تعین اور بعثت نبوی کے وقت ان مظلوم گروہوں سے متعلق دنیا کی ذہنیت کی تبدیلی کے لیے حیرت انگیز کام کیا جس سے فی الواقع یتامیٰ اور مساکین کو ایک نئی زندگی اور ایک نیا معاشرتی مقام نصیب ہوا مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ محض تذکیر و ترغیب سے لائی ہوئی تبدیلی دیرپا اور مستقل نہیں ہوتی۔ اس لیے اسلام نے اسی پر اکتفا کرنے کی بجائے یتامیٰ اور مساکین کو قانونی تحفظ بھی دیا اور ان بے کسوں پر ہونے والے مظالم کا قانونی عمل سے انسداد کر کے رکھ دیا۔

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾

- ہمسائیوں کے حقوق کا ذکر۔ یہاں تین قسم کے ہمسائیوں کا ذکر: (۱) رشتہ دار پڑوسی (۲) غیر رشتہ دار پڑوسی (۳) وقتی اور عارضی پڑوسی (محلے میں، کسی مجلس، کسی حلقے، کسی سواری، کسی کلب، کسی ہوٹل میں کوئی ہم نشین و ہم رکاب)
- اسلامی معاشرہ میں ان تینوں قسم کے لوگوں کو ایک دوسرے پر حقوق جو ان کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ قریبی ہمسائے کے حقوق میں ان کی خبر گیری رکھنا، بیمار ہو تو بیمار پرسی کرنا، اگر ضرورت مند ہو تو امداد کرنا، کبھی کبھار ہدیہ اور تحفہ دیتے رہنا، کسی بھی بات اور کام میں ان کو تکلیف دینے سے احتراز کرنا
- پڑوسی خواہ قریب ہو یا بعید، عزیز رشتہ دار ہو یا غیر، مسلم ہو یا غیر مسلم بہرحال اس کا حق مسلّم ہے۔ بقدر استطاعت اس کی امداد و اعانت اور خبر گیری لازم ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل امین ہمیشہ مجھے پڑوسی کی رعایت و امداد کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید پڑوسی کو بھی رشتہ داروں کی طرح وراثت میں شریک کر دیا جائے گا (بخاری و مسلم)
- مسافر، غلام، باندیاں، اور ملک (ملکیت کے جانور وغیرہ بھی) سب کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت
- یہ دین اسلام (جو کامل اور آخری دین ہے) کے کمال جامعیت کا نمونہ و مظہر کہ اس میں ہر کسی کے حقوق کی رعایت رکھی گئی ہے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿٣٧﴾

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں

وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ ۔ اور ترغیب دیتے ہیں لوگوں کو

بِالْبُخْلِ ۔ بخل کی

وَيَكْتُمُوْنَ ۔ اور چھپاتے ہیں

مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ۔ اس کو جو دیا ان کو اللہ نے

آتَی یُؤْتِي ، إِیتَاءً ۔ دینا (III)

مِنْ فَضْلِهٖ ۔ اپنے فضل سے

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ ۔ اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لیے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ ایک رسوا کرنے والا عذاب

عذاب مھین ۔ اہلب والا عذاب

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ٣٧

اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں ایسے کافر نعمت لوگوں کے لیے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے

(Nor) those who are niggardly or enjoin niggardliness on others, or hide the bounties which Allah hath bestowed on them; for We have prepared, for those who resist Faith, a punishment that steeps them in contempt;-

محمد اقبال

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَیَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّهِیۡنًا ﴿۳۷﴾

بخل اور ریاکاری کا انجام

- اترانے اور تکبر کرنے والوں میں تکبر کے باعث جو مذموم خصوصیات پیدا ہوتی ہیں ان میں پہلی خصوصیت بخل کرنا ہے اور اسلامی زندگی میں بخل کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو عادتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں " بخل اور بد اخلاقی" ۔
- بخل بجائے خود کوئی بیماری نہیں وہ اصل کے اس بگاڑ کا اظہار ہے جس کی جڑیں اس کے دل و دماغ میں ہیں۔ آدمی جب یہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو کچھ کمایا ہے یہ میری دماغی صلاحیت اور دست و بازو کی محنت کا نتیجہ ہے اور مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں اپنی ذات کے سوا نہیں اور خرچ نہ کروں اور اسے سینت سینت کر رکھوں تاکہ اس میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے
- یہ وہ قارونی ذہنیت ہے جس کے بعد اللہ سے تعلق نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے اور اپنی ذاتی صلاحیتوں پر اعتماد بڑھ جاتا ہے۔ یہی اعتماد ہے پھر تکبر کی صورت اختیار کرلیتا ہے تو پھر اس کی نگاہوں میں انسانی رشتے قابل لحاظ نہیں رہتے۔ وہ اپنی ذات کے گنبد میں ایسا اسیر ہوتا ہے کہ اسے اپنی ذات کے باہر نہ تو کوئی رشتہ نظر آتا ہے نہ کوئی ظرف نظر آتی ہے، حتی کہ ہمدردی اور خیر خواہی جیسے الفاظ اس کے نزدیک بے معنی ہو جاتے ہیں
- اپنے بخل کی شناعت کو کم کرنے کے لیے خود بھی مسکین صورت بنائے پھرتے ہیں اور دوسروں کو خرچ نہ کرنے اور بچا بچا کے رکھنے کے مشورے دیتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے اللہ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے

وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝۳۸

وَ الَّذِيْنَ - اور جو لوگ

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ - خرچ کرتے ہیں اپنے مال

رِئَآءَ النَّاسِ - لوگوں کو دکھاتے ہوئے

رِئَآء - دکھاوا، خود نمائی

وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ - اور ایمان نہیں لاتے اللہ پر

وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور نہ ہی آخری دن پر

وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ - اور وہ شیطان ہوا

لَهٗ قَرِيْنًا - جس کا ساتھی

فَسَآءَ قَرِيْنًا - تو بہت برا ہے وہ بطور ساتھی کے

قَرِنَ يَقْرَنُ ، قَرَنًا - دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا جمع ہونا، جڑنا

قَرِيْنٌ - ہر وقت جڑا رہنے والا، ساتھی، ہم نشین

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾

اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کیلیے خرچ کرتے ہیں اور درحقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخر پر سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اُسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی

And (also) those who spend their wealth in order to be seen of men, and believe not in Allah nor the Last Day. If any take the Evil One (Satan) for their intimate, what a dreadful intimate he is!

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۤءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۳۸

ریاکار کو شیطان کی رفاقت

- متکبروں کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندوں پر، اللہ کے راستے میں اور خیر اور بھلائی کے کسی کام کے لیے تو ایک دمڑی خرچ کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے لیکن ایسی جگہوں اور ایسے کاموں میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں جہاں لوگ دیکھیں ان کے نام کا چرچا ہو ان کی شہرت پھیلے اور لوگ تعریفیں کریں کہ فلاں آدمی کا کیا کہنا وہ تو بہت آدمی ہے۔
- دکھاوے کا انفاق تو کاروباری خرچ ہے۔ اول تو اس کا فائدہ شاذ و نادر ہی ان لوگوں کو پہنچتا ہے جو اصلی حقدار ہوتے ہیں پھر منافق کی نماز کی طرح نمائش کے انفاق کا بھی کوئی تعلق اللہ سے نہیں ہوتا۔ اس طرح کے لوگ خدا اور آخرت پر ایمان کے تو مدعی ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں نہ ان کا ایمان خدا پر ہوتا ہے نہ آخرت پر
- اللہ اور قیامت پر ایمان سے خالی دل، شیطان کا گھر ہے۔ تکبر، بخل اور ریاکاری کے راستوں پر ہی شیطان انسان کو چلانا چاہتا ہے اسی لیے وہ ان لوگوں کا ساتھی بن جاتا ہے لیکن شیطان، انتہائی برا اور منحوس ساتھی ہے
- جو شخص شیطان کو اپنا دوست بنا لے اور وہ ہر کام میں شیطان کی راہنمائی کو قبول کر لے اور شیطان کی اکساہٹ کو ہی اپنے نفس کا مطالبہ سمجھ بیٹھے اور اسی کے مطابق زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لے تو ایسے شخص کی تباہی کے بارے میں دو رائے نہیں ہو سکتیں

وَ مَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ - اور کیا ہے ان پر (اور کیا نقصان ہوتا ان کا؟)

لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ - اگر وہ ایمان لائیں اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور آخری دن پر

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا - اور خرچ کریں اس میں سے جو

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ - عطا کیا ان کو اللہ نے

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

بِهِمْ عَلِيْمًا - ان کو جاننے والا

ریاکاروں کے لیے لمحۂ فکریہ - ایک مختلف طرز عمل کی دعوت: اس میں کون سا حرج ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں اس کے دیئے مال سے اس ہی کی رضا کے لیے خرچ کریں (تو یہ بے ایمانی چھوڑ کر ایمان کی ہے)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

إِنَّ اللَّهَ - بیشک اللہ

لَا يَظْلِمُ - ظلم نہیں کرتا

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ - ہم وزن کسی ذرے کے

وَإِن تَكُ حَسَنَةً - اور اگر وہ ہو کوئی نیکی

يُضَاعِفْهَا - تو وہ کئی گنا بڑھاتا ہے اس کو

وَيُؤْتِ - اور وہ دیتا ہے

مِن لَّدُنْهُ - اپنے پاس سے

أَجْرًا عَظِيمًا - ایک عظیم بدلہ

ثَقَلَ يَثْقُلُ ، ثَقَلًا - وزن کرنا

ثَقُلَ يَثْقُلُ ، ثَقَلًا - بھاری ہونا، وزنی ہونا

مِثْقَال - جس چیز کے ساتھ وزن کیا جائے (بلٹ)

تَکُ - اصل میں تَکُونَ تھا، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے واؤ اور نون گر گئے

ضَاعَفَ يُضَاعِف ، مُضَاعَفَةً (III)
گنوں میں بڑھانا، To multiply

لَدُن - پاس - Space/Time adverb)
ظرف زمان / مکان (

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا
﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾

آخر اِن لوگوں پر کیا آفت آ جاتی اگر یہ اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے اگر یہ ایسا کرتے تو اللہ سے ان کی نیکی کا حال چھپا نہ رہ جاتا

اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اُسے دو چند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے

And what burden Were it on them if they had faith in Allah and in the Last Day, and they spent out of what Allah hath given them for sustenance? For Allah hath full knowledge of them.

Allah is never unjust in the least degree: If there is any good (done), He doubles it, and giveth from His own presence a great reward.

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾

اللہ تعالیٰ نیکی کا اجر بڑھا چڑھا کر عطا فرماتا ہے

- بخل اور ریاکاری کی مذمت کے بعد ایمان و اطاعت اور صدقہ و خیرات کی ترغیب اور اس کے اجر کا ذکر
- دوسروں پر ظلم و ستم یا مال کے حق کا استحصال چاہے معمولی ترین بھی ہو ناروا ہے
- اللہ تعالیٰ کسی کی حق تلفی نہیں کرتا۔ حق تلفی نہ کرنے کا مطلب تو یہ ہے کہ جتنا کسی نے خرچ کیا ہے اور جتنے اخلاص سے کیا ہے اتنا اسے واپس کردے۔
- اس کے کرم اور فضل کا عالم تو یہ ہے کہ وہ فرماتا ہے اگر ایک نیکی ہو تو وہ اس کو دوگنا چوگنا کر دیتا ہے اور پھر اپنی طرف سے اجر عظیم عطا فرماتا ہے
- کسی نیکی پر دس گنا اجر دینا تو اس کا عام معمول ہے۔ لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے اعمال بھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بیس لاکھ گنا اجر عطا فرماتے ہیں۔ نیکی میں جیسے جیسے اخلاص بڑھتا جاتا ہے اللہ پر اعتماد اور یقین میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اللہ کی طرف سے نیکی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے
- یہ اللہ کا حق ہے وہ جس عمل کا اپنے لطف و کرم سے جتنا اجر بڑھا چڑھا کر دینا چاہے دے سکتا ہے
- ایمان اور انفاق ایک ایسی نیکی ہے جو کتنی ہی کم کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ﴿۴۱﴾

فَكَيْفَ - تو کیسا ہوگا (ان کا حال)

اِذَا جِئْنَا - جب ہم لائیں گے

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ - ہر امت سے

بِشَهِيْدٍ - ایک گواہ کو

وَّجِئْنَا بِكَ - اور ہم لائیں گے آپ ﷺ کو

عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ - ان لوگوں پر

شَهِيْدًا - بطور گواہ

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئاً - آنا، لانا

هٰؤُلَاء - اسم اشارہ (قریب، جمع مذکر کے لیے)

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ﴿٤١﴾

پھر سوچو کہ اُس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اِن لوگوں پر تمہیں (یعنی محمد ﷺ کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے

But how (will it be with them) when We bring of every people a witness, and We bring thee (O Muhammad) a witness against these?

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾

ہر رسول اپنی امت پر گواہی دے گا

- یہ آیت کریمہ شہادت علی الناس کے موضوع پر قرآن مجید کی اہم ترین آیات میں سے ہے
- سورہ البقرہ (آیت ۱۴۳) میں یہ آچکا کہ مسلمانو! تمہیں شہداء علی الناس بنایا گیا ہے، جیسے کہ نبی ﷺ نے تم پر شہادت دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ قیامت کے دن کھڑے ہو کر کہیں گے کہ اے اللہ میرے پاس جو دین آیا تھا میں نے انھیں پہنچا دیا تھا، اب یہ اپنے طرز عمل کے خود ذمہ دار ہیں۔ یہی بات قیامت کے دن کھڑے ہو کر تمہیں کہنی ہے کہ اے اللہ ہم نے اپنے زمانے کے لوگوں تک تیرا دین پہنچا دیا تھا، اب اس کے بعد اپنے طرز عمل کے یہ خود جوابدہ ہیں
- دین کو نہ ماننے، دین پر نہ چلنے یا اس کو نافذ نہ کرنے کا عذر اللہ کے ہاں نہ چل سکے گا۔ اللہ نے اس کا اہتمام کر رکھا ہے اور واضح طور بتا دیا ہے کہ وہ رسولوں سے لوگوں تک دین کو پہنچا دینے کی گواہی طلب کرے گا اور یوں یہ حجت تمام ہو جائے گی اور پھر امت کی طرف منتقل ہو جائے گی کہ اس نے اس دین کے ساتھ کیا کیا
- نافرمان اور بد اطوار امتیں اپنی بداعمالیوں کے سبب خود ہی احتساب کے شکنجے میں نہیں آئیں گی بلکہ ان کی طرف مبعوث ہونے والے رسولوں کو بھی ان کی وجہ سے عدالت کے کٹہرے میں آنا پڑے گا
- ان سے پوچھا جائے گا کہ آپ کی امتیں عقیدے کے جس فساد اور اعمال کے جس انحطاط کا شکار ہوئیں کیا آپ نے انھیں اس بات کی تعلیم دی تھی؟ (سورہ المائدہ آیت ۱۱۶-۱۱۷ میں یہ مضمون تفصیل سے آیا ہے)

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ
قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ
تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (١١٦) مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا
مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (١١٧)

جب (یہ احسابلے یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا کہ "اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا
کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟" تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ "سبحلے اللہ! میرا یہ کام
نہ تھا کہ وہ بلے کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بلے کہی ہوتی، تو آپ کو ضرور علم
ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے، آپ تو
ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔ میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا،
یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اُسی وقت تک اُن کا نگراں تھا جب
تک کہ میں اُن کے درمیلے تھا جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ اُن پر نگراں تھے اور آپ تو ساری ہی
چیزوں پر نگراں ہیں

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾

- سورہ المائدہ آیت ۱۱۶-۱۱۷ سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح عیسائی امت کی بداعتقادیوں کی وجہ سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ کی عدالت میں جواب دہی کے مراحل سے گزرنا پڑے گا اور کس طرح وہ بار بار اللہ سے معافی طلب کریں گے
- جب رسولِ اکرم ﷺ اپنی امت کے سامنے گواہی کے لیے تشریف لائیں گے۔ تو یہ ایک ہولناک منظر ہوگا
- امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ذمہ داریاں عیسیٰ علیہ السلام کی امت کی نسبت بہت زیادہ ہیں اور جس کے سر پر قیامت تک کے لیے امامت و سیادت کا تاج رکھا گیا ہے اور صدیوں تک جس نے انسانیت کی خدمت انجام دی ہے آج وہ جس برے طریقے سے اپنے منصبی سے تقریباً دست کش ہو چکی ہے، مسلمان کفر کی طاقتوں کی تہذیب، سیاست اور ثقافت سے مرعوب ہو چکے ہیں، مسلمانوں کا خون ارزاں ہے، مسلمان بہن اور بیٹیوں کی عصمتوں کا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے، دین سے متعلق معذرت خواہانہ رویہ ہے روئے زمین پر اس کے نفاذ کہیں نہیں ہے۔ غیروں کے آگے جھکنا، غیروں سے امیدیں، غیروں کی اطاعت ہے۔
- ہماری اس بے حمیتی اور بے غیرتی کا جواب قیامت کے دن آپ ﷺ سے طلب کیا گیا تو ذرا سوچیئے! آپ کے دل پہ کیا گزرے گی؟ کیا ہم آپ ﷺ کی شفاعت کے حقدار ٹھہریں گے؟

فَكَيۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيۡدًا ؕ ﴿۴۱﴾

- اس عظیم آیت کریمہ کی تلاوت کیجیئے۔ اس پر غور کیجیئے۔ اس کو عنوانِ عمل بنائیں!
- اس کے عظیم سبق کو اگر ہم نے حرزِ جاں نہ بنایا اور اس کے تقاضے پورے نہ کیے تو قیامت کے دن شائد یہ آرزو کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ کاش ہم یہاں حساب کتاب کے لیے موجود ہی نہ ہوتے
- یہ اس احساس کی شدت تھی کہ جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے قرآن کی تلاوت کی گئی اور جب یہ آیت پڑھی گئی تو آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی اور آنسوؤں سے آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی
- نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دفتر عمل کے حساب کتاب پر علامہ اقبال کا تاثر
- تو غنی از ہر دو عالم من فقیر روزِ محشر عذر ہائے من پذیر

ور حسابم را تو بینی نا گزیر از نگاہِ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

- اے اللہ: تو دو جہانوں کو عطا کرنے والا ہے جبکہ میں تیرا منگتا و فقیر ہوں. روزِ محشر میری معذرت کو پذیرائی بخش کر قبول فرمانا اور مجھے بخش دینا

اگر میرے نامہ اعمال کا حساب نا گزیر ہو تو پھر اے میرے مولی. اسے میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا۔

يَوۡمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَعَصَوُا الرَّسُوۡلَ لَوۡ تُسَوّٰى بِهِمُ الۡاَرۡضُ ؕ وَلَا يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِيۡثًا ﴿۴۲﴾

يَوۡمَئِذٍ - اس دن

يَّوَدُّ الَّذِيۡنَ - چاہیں گے وہ (لوگ) جنہوں نے

كَفَرُوۡا - کفر کیا

وَعَصَوُا الرَّسُوۡلَ - اور نافرمانی کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

لَوۡ تُسَوّٰى - کہ کاش ہموار کر دیا جائے

سَوَّى يُسَوِّي ، تَسوِيَةً - برابر کرنا (۱۱)

بِهِمُ الۡاَرۡضُ - ان پر زمین کو

وَلَا يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ - اور وہ نہیں چھپائیں گے اللہ سے

حَدِيۡثًا - کوئی بات

يَوۡمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَعَصَوُا الرَّسُوۡلَ لَوۡ تُسَوّٰى بِهِمُ الۡاَرۡضُ ؕ وَلَا
يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِيۡثًا ؑ ﴿۴۲﴾

اس وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور جنھوں نے رسول کی نافرمانی کی،
تمنا کریں گے کہ ! پر زمین برابر کر دی جائے اور اس وہ اللہ
سے کوئی بھی چھپا نہ سکیں گے

Those who disbelieved and disobeyed the Messenger will wish on that Day that the earth were levelled with them. They will not be able to conceal anything from Allah.

محمد اقبال

اضافی مواد

Reference Material

والدین کے حقوق (فرمانِ نبوی ﷺ کی روشنی میں)

- ا

خرچ کرنے والے اور بخل کرنے والے (اللہ کے نزدیک)

- ا

سوره

۱۰